سخنان

ماہ شعبان بہت سی اسلامی یادوں کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے پھر جو مہینہ سیدالمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انتساب رکھتا ہو اور جس میں سیدالشہداء حضرت امام حسینؑ اور منتقم خون حسینؑ حضرت ولی عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اور سقائے حرم، علمدار لشکر حسینی، مرکز مہر ووفا حضرت ابوالفضل العباسؑ کی ولادت باسعادت ہو ایسے ماہ مبارک ومسعود کا کیا کہنا۔

۱۹/رجب المرجب کو بحرالعلوم آیۃ اللہ العظمیٰ السید دلدار علی النقوی المعروف بہ غفران مآب علیہ الرحمۃ والرضوان کی برسی تھی۔ ایک بڑے مجمع نے احسان مندانہ عقیدت کا خراج پیش کیا۔ مجدد اعظم کی قبر مطہر پر گل افشانی وفاتحہ ودعا خوانی کا کافی وقت تک سلسلہ رہا۔ جو کچھ ہوا اس سے کہیں زیادہ ہونا چاہئے تھا اس لئے کہ ہندوستان میں صحیح صورت میں شیعیت کو آپ ہی نے رائج فرمایا۔ صوفیت کو جاں بلب کیا، بدعات کو اکھاڑ پھینکا، غیر اسلامی رسوم پر پانی پھیر دیا اور اخباریت کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ہند میں شیعوں کی نماز جماعت وجمعہ کی ابتدا فرمائی اور نشر علوم محمدؐ وآل محمدؐ کے لئے سیکڑوں افراد کو تعلیم دے کر پورے ہندوستان میں بکھیر دیا۔ ایسے مصلح اکبر کے احسانات سے کون شیعہ سبکدوش ہوسکتا ہے۔

آقائے قوم قدوۃ العلماء کی تحریک دینداری وبیداری

(گذشتہ سے پیوستہ)

جیسے مدرسہ کی آقائے قوم تحریک چلا رہے تھے ویسا مدرسہ ۲۵/ذیقعدہ ۱۳۲۱ھ جنوری ۱۹۰۴ء کو ''مدرسہ امامیہ انجمن صدر الصدور وکانفرنس امامیہ اثنا عشریہ'' کے نام سے بمقام حسینیۂ ہدایت مآب ناصر دین وناشر احکام شرع متین مؤسس اسلام وایمان مومنین جناب سید دلدار علی نقوی صاحب غفرانمآب علیہ الرحمہ (جن کی ہدایت وفیض سے کوئی مقام ہندوستان کا اس وقت تک خالی نہیں ہے) قائم کیا گیا۔ یہ مدرسہ ابتدائی درجات سے لیکر انتہائی درجات تک تھا اور بارہ درجوں پر منقسم تھا اور ہر درجہ میں کورس اس طرح مرتب کیا گیا تھا کہ سب ضروری چیزیں مثلاً فارسی، عربی، انگریزی، ریاضی، طب، دینیات، معقولات اور صنعت وحرفت داخل تھے۔ غرض یہ تھی کہ جو طالب علم تمام درجات طے کر کے نکلے گا وہ فارسی داں، عربی داں، انگریزی داں اور صاحب حرفت وصنائع مختلفہ ہوگا۔ مدرسہ کے معیاری اساتذہ سے مومنین نے دینی ودنیوی فائدے اٹھائے۔ اسی مدرسہ کے افتتاح کے موقع پر آقائے قوم نے اپنی فصیح وبلیغ معرکۃ الآراء تقریر میں علی گڑھ کالج کے طرز پر ایک شیعہ کالج قائم کرنے کی بات رکھی تھی۔ اگر چہ معمار ملت کے اس خیال وفکر کی ترجمانی کانفرنس کا مذکورہ مدرسہ خود

کررہا ہے۔ اس انجمن نے ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۷ء تک معمار ملت کے انصرام میں ہندوستان میں اصلاح امور معاد ومعاش وترقی دین وملت کے لیئے سعی پیہم سے کام لیا اور کامیابی سے اپنے چند سال گذارے۔

انجمن مذکور کا ایک شعبہ دارالذکر کے نام سے جوہری محلہ میں قدوۃ العلماء کی نگرانی میں اور گولہ گنج میں پروفیسر مرزا محمد ہادی صاحب رسوآ ایڈیٹر ''الحکم'' کے زیر انتظام قائم ہوا تھا جس میں سنی اور شیعہ جمع ہوتے تھے۔ اخبار ورسائل پڑھے جاتے تھے، مذہب اسلام کی حمایت اور ردمذاہب باطلہ کا ذکر اور چرچا ہوتا تھا۔

۲۔ماہنامہ ''معالم''

زبدۃ العلماء مولانا سید آغا مہدی صاحب مرحوم ''تاریخ لکھنؤ'' حصہ دوم صفحہ ۱۰۳ پر رقمطراز ہیں کہ ''حضرت قدوۃ العلماء وہ بلند ہستی ہے جس نے شیعوں میں بیداری کی لہر دوڑائی اور انجمن صدر الصدور کو آل انڈیا شیعہ کانفرنس کیا۔۔۔۔۔۔۔ دنیائے صحافت کو معلوم ہو کہ (لکھنؤ میں شیعوں کا) پہلا پرچہ ماہنامہ 'معالم' انہوں نے نکالا۔ پہلا اخبار 'الناطق' ان کے گھر سے نکلا۔ وہ عوام کے مجتہد تھے، ان کی خدمت میں حاضر ہونے والے کے لیئے وقت ملاقات مقرر نہ تھا۔ ان کو کہیں جانے کے لیئے سواری کی ضرورت نہ تھی۔۔۔قدوۃ العلماء کی سادگی اور روحانیت اور خدمت خلق تن تنہا مرکز تھی جس پر غیر مسلمین کو بھی ناز تھا۔'' ''سوانح حضرت غفرانمآبؒ'' میں بھی زبدۃ العلماء کا بیان ہے کہ قدوۃ العلماء سید آقا حسن مجتہد۔۔۔۔قوم میں بیداری کی روح پھونکنے والے، ماہنامہ معالم اور ہفتہ وار 'الناطق' کے بانی تھے۔

یہ ایک ماہوار علمی رسالہ تھا جس کے مدیر ومولف آقائے قوم خود ہی تھے۔ جس کا پہلا شمارہ جلد اول یکم محرم الحرام ۱۳۱۸ء کو شائع ہوا تھا۔ جس میں رسالہ کے اغراض ومقاصد جو شائع ہوئے تھے وہ حسب ذیل ہیں:

اغراض وضوابط ماہنامہ 'معالم'

غرض وغایت اس رسالہ کی یہ ہے کہ ہر قسم کے اعلیٰ درجہ کے مضامین علمی وتاریخی واخلاقی وتمدنی وحکمی ومذہبی اور مسائل علمی و احادیث اور تمام ایسے مضامین جو مفید ہوں اور خلاف شرع یا خلاف تہذیب وقانون نہ ہوں، ملک کے عالی خیال لوگوں کی خدمت میں پیش کرے تاکہ ہر قسم کے علم وفن سے آگاہی حاصل ہو۔ وہ لوگ جن کی نگاہیں مضامین علمیہ ڈھونڈھا کرتی ہیں، جن کے دلوں میں ایک قسم کا جوش ہے ان سے ہم درخواست کرتے ہیں کہ اس رسالہ کو وقتاً فوقتاً اپنے گرانقدر وبیش بہا مضامین سے مزین فرماتے رہیں۔

قدر دانان علم وہنر سے گذراش ہے کہ اس رسالہ کی اس قدر اعانت کی جاوے جس سے اس کی زندگی کو قیام ہو۔ اس رسالہ کی قیمت فی الحال بخیال تعمیم نفع صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ سالانہ علاوہ چھ آنہ محصول ڈاک کے قرار دی گئی ہے۔

اگر کوئی پرچہ ڈاک میں گم ہوجائے تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع کرنے سے بلا قیمت ارسال خدمت کیا جائے گا۔

جملہ خط وکتابت وارسال مضامین یا ارسال قیمت متولی کارخانہ عماد الاسلام جناب قدسی القاب مولانا السید آقا حسن مدظلہ العالی کے نام ہونا چاہئے۔ مالک وبانی اس کے مولانا سید کلب حسین صاحب مالک کارخانہ عماد الاسلام ہیں۔

پتہ:۔قبلہ وکعبہ قدوۃ العلماء جناب السید آقا حسن صاحب دفتر کارخانہ عماد الاسلام جوہری محلہ لکھنؤ۔

المشتہر: محمد ناصح مینیجر کارخانہ عماد الاسلام (جاری) (ادارہ)